بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۴

ٹیلیگرام پتہ ریڈیو... رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۳ ہجرت ۱۳۴۶ ہش | ۲۲ محرم ۱۳۸۷ھ | ۳ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۹۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کی راہ میں دکھ اٹھانے کیلئے ہر وقت تیار رہو

جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا

"ایسے لوگ جو جنتروں اور منتروں اور ٹونوں اور ٹوٹکوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ دین کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے۔ اصل میں جھوٹے قصوں اور کہانیوں نے ان لوگوں کو بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ایسی باتوں سے انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ دین ایک ایسی چیز ہے جو جنتروں منتروں اور تعویذوں سے حاصل ہو سکتا ہے اسی واسطے ان لوگوں نے بعض بعض ریاضتیں بھی مقرر کی ہوئی ہیں جن پر عمل کرنے سے کہتے ہیں قلب جاری ہو جاتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف میں سے ایک ذکر ارّہ بھی ہے کہ جس کا نتیجہ آخر میں سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے ایک ہی راہ رکھا ہے۔ جیسے فرمایا ہے قد افلح من زکّٰھا (۱۶/۳۰) اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی رضا کے ساتھ راضی ہو جاوے کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے۔

یہ تھوڑی سی بات نہیں یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانوں کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو۔ صحابہؓ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم میں بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۴۷، ۴۴۸)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

• لاہور ۲ رمئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن جس ٹانگ پر رسولی کا اپریشن ہوا ہے اس میں درد ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

• ربوہ ۔ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے تنزانیہ جانے کے لئے مورخہ ۳۰ رمارچ کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پر خلوص طور پر رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ وہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور اللہ تعالےٰ انہیں بیش از بیش خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• تمام مربیان کو تاکید کی جاتی ہے کہ آئندہ وہ چندوں کے وعدہ جات کی فہرست پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے دستخط لے لیا کریں اور فہرست کی ایک نقل ان کو دے دیا کریں تاکہ وصولی میں ان کو دقت محسوس نہ ہو۔ ایسی جو فہرستیں مرکز کو بھجوا چکے ہیں۔ ان کی ایک کاپی بھی مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو دے دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۲ و ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ و ہفتہ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکز سے بھی ایک وفد اس اجتماع میں شمولیت کرے گا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۶ء

کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

یہ الزام ہے جو غیر مسلم اقوام کے بہت اسلام پر لگاتے چلے آئے ہیں۔ اور انہوں نے ایسا پروپیگنڈہ کیا ہے کہ یہ امر بڑا مشکل ہو گیا ہے کہ ان کو اسلام کی خوبیاں اور حقیقت سمجھائی جا سکے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے اس اعتراض کو نہ صرف اپنے اعمال سے بلکہ اقوال سے بھی تقویت دی ہے۔ آج کل اس کے چیمپئن مولوی مودودی ہیں۔ انہوں نے بڑے زور شور سے اس بات کا دعوے کیا ہے کہ اسلامی پارٹی کوئی مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جس کا کام ہے کہ بالجبر کفر سے حکومت چھین کر خود اپنے ہاتھ میں اقتدار لے لے۔

یہ غلطی انہوں نے بعض غلط کار مسلمان بادشاہوں اور ان کے عالم مشیروں کی رائے سے کھائی ہے۔ اور یہ غلطی اس قدر عام ہو گئی اور یہاں تک عوام نے ان کو اختیار کیا۔ کہ بے گناہ غیر مسلموں کو قتل کرنا جہاد سمجھا جانے لگا۔

جذبۂ جہاد ایک نہایت پاکیزہ جذبہ ہے۔ کسی مقصد کے حصول کے لئے تن من دھن لگا دینا جہاد کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ قتال پر بھی اس لئے استعمال کیا کہ مسلمانوں کا قتال محض دفاع کے لئے ہوتا ہے جب کوئی قوم مسلمانوں کو تلوار سے مٹانا چاہے۔ تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایک امام کے زیر قیادت قرآنی شرائط کے مطابق تلوار اٹھائے۔ اور جو ان کو مٹانا چاہتے ہیں ان کو تلوار کے ساتھ جواب دے اس قسم کے اسلامی قتال کو جہاد کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اسلامی قتال کے ساتھ جو شرائط عائد کی گئی ہیں۔ وہ اتنی شریفانہ ہمدردانہ اور محبت و صلح پر مبنی ہیں کہ دنیا کا کوئی قانونِ جنگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا حتیٰ کہ موجودہ بین الاقوامی قوانین جس پر تو ہزاروں دانشوروں اور علماء نے غور سے بنایا ہے۔ وہ بھی اسلامی قانون کے مقابلہ میں غیر انسانی ہیں۔ ذرا ملاحظہ ہو قرآن کریم کی تعلیم اس بارے میں۔

(۱) "وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جا رہی ہے۔ ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور اللہ (تعالیٰ) ان کی مدد پر قادر ہے۔"

(۲) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔ اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو۔ اور تم (بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو، جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے۔ اور تم ان سے مسجد حرام کے قرب (و جوار) میں جنگ نہ کرو۔ جب تک وہ (خود) تم سے اس میں جنگ (کی ابتدا) نہ کریں۔ اور اگر وہ تم سے (وہاں بھی) جنگ کریں تو تم بھی انہیں قتل کرو ان کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو (یاد رکھو) کہ ظالموں کے سوا کسی پر گرفت (جائز) نہیں۔ حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینہ کے بدلہ میں ہے اور سب (ہی) عزت والی چیزوں (کی ہتک) کا بدلہ لیا جاتا ہے اس لئے جو شخص تم پر زیادتی کرے تم بھی اس سے (اس کی) زیادتی کا جس قدر کہ اس نے تم پر زیادتی کی ہو۔ بدلہ لے لو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اللہ کے راستے میں (مال و جان) خرچ کرو۔ اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور احسان سے کام لو ۲۲

حدیث النبیؐ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی نفسی بیدہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ

ترجمہ۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی (کامل) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(بخاری کتاب الایمان)

اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔" (بقرہ ۱۹۱ تا ۱۹۶)

ان دو مقامات پر غور کریں۔ کیا انسانیت کے نقطۂ نظر سے ان سے بہتر قتال کا کوئی قانون ہو سکتا ہے۔

کتنا افسوس ہے کہ ان آیات بینات کی موجودگی میں نام نہاد اہل علم حضرات یہ فتوے دیتے رہتے ہیں کہ غیر مسلموں سے اقتدار چھیننا اسلامی جماعت کا فرض ہے اور اقامت دین کے لئے لازمی ہے۔

اس سے بڑھ کر اسلام کی توہین کیا ہو سکتی ہے۔ ایسے نام نہاد اہل علم حضرات کے ہوتے ہوئے ہم غیر اقوام کو کیا منہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نہ صرف غیر مسلم دشمنان اسلام نے بلکہ خود مار آستین علماء نے شاہان عیوش کی تاریخ پڑھ کر یہ نظریہ بنایا ہے۔ جنہوں نے جوع الارض کے لئے اپنی لڑائیوں کو جہاد جیسا پاکیزہ نام مسلمانوں کی فوجی بھرتی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے دیا۔ اور اس بات کو بھول گئے کہ اسلام کی صحیح تاریخ بادشاہوں نے نہیں بلکہ ان درویشوں نے لکھی ہے۔ جو صرف ایک پیالہ پانی پینے کے لئے اور ایک گدڑی تن ڈھانکنے کے لئے لے کر نکلے۔ اور اقصائے عالم تک اسلام کا پُر امن پیغام پہنچانے کے لئے طرح طرح کے مصائب برداشت کئے اور کسی انسان کو ذرا سا بھی ذہنی یا روحانی ضرر نہ پہنچایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا۔ اور جبر کے کون سے سامان تھے۔ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں۔ ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں۔ اور جب ہزار تک پہنچ جائیں۔ تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دے دیں۔ اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں۔ اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں۔ اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں۔ اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر۔ اور اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں۔"

(پیغام صلح ص ۵۱، ۵۲)

مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں عید الاضحیہ کی تقریب سعید

■ مختلف اقوام و نسل کے مسلمانوں کا شاندار اجتماع ■ اسلامی ممالک کے سفراء کی شمولیت
■ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں چرچا

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ امام مسجد سوئٹزرلینڈ)

۱۰؍ ذوالحجہ بمطابق ۲۱؍ مارچ جب منیٰ میں دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں مسلمان جمع تھے سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں، نہ صرف اس ملک کے مختلف حصوں سے بلکہ ہمسایہ ملک جرمنی کے قریبی حصہ سے بھی فرزندانِ توحید عید الاضحیہ میں شمولیت کے لئے جوق در جوق آ جمع ہوئے۔ وہ گو تعداد کے لحاظ سے چند سَو ہی تھے لیکن اس طرح مختلف رنگ و نسل کے تھے کہ امّ القریٰ کے سوا دوسرے مقامات پر شاذ ہی ایسا عید کا اجتماع ہوتا ہوگا۔ گھنٹوں کے سفر کے بعد بلند و بالا گرجوں کو مسلسل دیکھنے کے بعد جبکہ اسلام کے لئے دردمند دلوں میں حسرتوں کا طوفان موجزن ہوتا ہے ایک اونچے مینار پر ہلال نظر آتے ہیں۔ گویا جان میں جان آ جاتی ہے۔ جب مسجد پر وہ کلمہ طیبہ اور 'مسجد محمود' لکھا ہوا دیکھتے ہیں تو یہ لق و دق صحرا میں مرغزار نظر آ جانے کے مترادف ہوتا ہے۔ کئی لبوں پر اس وقت شکر کے کلمات ہوتے ہیں۔ مہمان اور وہ احباب جن کی ڈیوٹیاں تھیں صبح ہی آنے شروع ہو گئے اور فجر کی نماز کے بعد مائیکروفون پر تلاوتِ قرآن اور تکبیرات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تینوں منزلوں پر آواز پہنچانے کا نہایت اچھا انتظام تھا اور پھر ہمارے دوست جناب ادریس حسین زادہ خوجی نے کوئی جگہ قالین بچھائے بغیر نہ رہنے دی تھی۔ سوئس۔ اطالوی۔ امریکن۔ ترک۔ مصری۔ ایرانی۔ اردنی۔ پاکستانی۔ ہندوستانی۔ انڈونیشی۔ شمالی افریقہ اور افریقہ کے دوسرے حصوں کے مسلمان غرضیکہ مختلف رنگ و نسل کے مسلمان اور پھر چند ایک اسلام سے ہمدردی رکھنے والے یورپین کشاں کشاں چلے آ رہے تھے اور مسجد کے پُر ہونے کے بعد مختلف جگہوں پر انہیں بٹھایا جا رہا تھا۔ ان مہمانوں میں وہ بھی تھے جو اپنے ملک کے جھنڈوں سے آراستہ کاروں سے اُتر کر آ رہے تھے۔ مصروفیت کے عالم میں میرے کان میں دفعتاً ایک آواز پڑی "مشتاق!" میں جانتا تھا کہ اس اجتماع میں ایک ہی وجود ہے جو مجھے اس نام سے پکار سکتا ہے۔ یہ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ اس عید کے موقع پر ہمارے پاس لے آیا تھا وہ اِدھر اُدھر مہمانوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے لیکن خیالات و جذبات کا تموّج انہیں میرے پاس لے آیا۔ میرا ہاتھ پکڑا ایک طرف کو چند قدم بڑھے میں نے دیکھا کہ آنکھیں پُرنم ہیں اور آواز میں رقّت اور سوز ہے کہنے لگے "مشتاق! آج یہاں یہ سب کچھ دیکھ کر میں حضرت صاحب (رضی اللہ عنہ) کے خیال میں کھو گیا" پھر آواز گلے میں رُکنے لگی اور کہنے لگے "مشتاق! جہاد کرنے والے جہاد کر گئے ہم تو ان کی کمائی پر بیٹھے ہیں!"

خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی۔ خطبہ دیا جس میں اس تقریب کی حقیقت بیان کرنے کی کوشش کی اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطبہ الہامیہ سے قربانی کے موضوع پر خود حضور کے کلمات طیبات سنائے۔ دعا کے بعد ترک احباب کے استفادہ کے لئے قدرے اختصار کے ساتھ ہمارے ترک دوست کرمان تونابلو نے ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد عید ملنے اور اکل و شرب کا پروگرام شروع ہوا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن والے اپنے اپنے کام میں مصروف رہے۔

ہمارے احباب میں سے کوپن ہیگن سے خان عبد الرؤف صاحب اور سیونگ سے میاں رفیق احمد صاحب اختر آ کر شریک ہوئے۔

سوئس دارالحکومت برن سے مندرجہ ذیل تشریف لائے۔

سفیر پاکستان ہز ایکسیلینسی جناب ابو الخیر محمد حفیظ الدین صاحب۔

سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ ہز ایکسیلینسی محمد توفیق عبد الفتاح صاحب۔

سفیر جمہوریہ ترکیہ ہز ایکسیلینسی جناب محمد نجم الدین تنجل صاحب۔

سفیر نائیجیریا نے سیکرٹری سفارت جناب محمد بشیر صاحب کو اپنا سلام تہنیت عید اور ہدیہ کے ساتھ بھجوایا۔ تونس سفارت کے فرسٹ سیکرٹری جناب محمد بن صالح شریک ہوئے اور خود ہماری سفارت پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری بھی موجود تھے اور ڈپلومیٹس کے ساتھ ایک رنگ میں ہماری طرف سے میزبان کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ ہمارے دوست محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب جو ہمیشہ ایسی تقریبات کی رونق ہوا کرتے ہیں حج کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بیگم برکات احمد صاحب تشریف لائیں۔ سفیر عراق مع بیگم صاحبہ کے تشریف لا رہے تھے لیکن آخری وقت میں مجبوری پیدا ہو گئی اور اسی طرح الجزائر کے سفیر محترم کا آنے کا پختہ پروگرام تھا مگر سفر پہ جانا پڑ گیا۔ برن سے ہمارے لبنانی دوست ڈاکٹر خبّانی صاحب بھی تشریف لائے۔

اس موقع پر ڈپلومیٹس اور دیگر مختلف ممالک کے احباب کے پیغامات ٹیپ ریکارڈر پر لئے گئے۔ مختلف زبانوں میں اور اپنے اپنے رنگ میں جذباتِ مسرت کے اظہار کا ایک دلچسپ مجموعہ تیار ہو گیا بعض نے گہرے جذباتِ تشکّر کا بھی اظہار کیا اور عید کے اعلیٰ انتظامات کو سراہا۔ ایک پاکستانی دوست نے تقریب کی ایک فلم تیار کی اور عید کے بعد ایک شام دکھائی خاصی اچھی تھی۔

حسبِ پروگرام ساڑھے بارہ بجے کے قریب احباب و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانا کا انتظام تھا جس میں یکصد کے قریب افراد شریک ہوئے۔

مسجد کی عمارت میں عام دنوں میں قرینہ سے جوتے رکھنے کی جگہ تو موجود تھی لیکن تقریبات میں دقّت کا سامنا تھا۔ داخلہ کے ہال کے کونہ میں مینار کے ستون میں ایک دروازہ لگا ہوا ہے اس ستون کے اندر خانے بنا دئے گئے۔ ایک ترک دوست نے جو سوئٹزرلینڈ کے فرانسیسی زبان والے حصّہ میں کام کرتے ہیں دو دن قبل آ گئے تھے اور انہوں نے اس کام کا چارج لے لیا۔ نمبروں کے کارڈ تیار کئے اور پھر عید کے روز مہمانوں سے جوتا لیتے وہاں رکھتے اور کارڈ دیتے۔ جب لوگ جوتا واپس لیتے تو انہوں نے ڈبہ رکھا تھا جس میں وہ مسجد فنڈ کے لئے رقم ڈال جاتے۔ اس نئے انتظام سے جہاں مہمانوں کو بہت سہولت پیدا ہو گئی۔ وہاں معیارِ نظافت بھی بڑا بلند رہا حسبِ معمول اس موقع پر لٹریچر کا سٹال بڑی کامیابی سے کام کرتا رہا۔ نگران احباب نے بڑی محنت سے کام کیا۔ برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کے جرمنی سے بھجوائے ہوئے دیوار پر آویزاں کرنے والے قرآن کریم کے نقشوں کو بڑا پسند کیا گیا۔ ایک بڑے ورق پر اوپر سورۃ فاتحہ ہے اور نیچے باریک حروف میں مکمل قرآن کریم تحریر ہے جو از حد دلکش ہے۔

اس تقریب کی مختصر روئداد یہاں کے تقریباً نصف درجن اخبارات میں شائع ہوئی۔ ٹیلیویژن والے تو عید الفطر پر بھی آئے ہوئے تھے لیکن اس عید پر ریڈیو والوں نے بھی دلچسپی لی اور عید کی شام کو ہی ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے تقریب عید کو اپنی نشریات میں شامل کیا۔

اس تقریب کی تیاری میں جن احباب و خواتین نے امداد دی اور پھر عید کے دن خدمت میں ہاتھ بٹایا ان کی لمبی فہرست ہے۔ احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے تعاون کی بہتر جزاء بخشے۔ آمین۔

عید کے موقع پر اور بعد میں احباب کے تاثرات عید خوشکن تھے۔ مثال کے طور پر برن سے ایک معزز ڈپلومیٹ کے خط میں تحریر ہے۔

"میں اس موقع پر آپ اور دیگر تمام احباب کا جنہوں نے ۲۱؍ مارچ کو مسجد کے انتظامات کو اس قدر مکمل اور آرام دہ بنانے کے لئے محنت کی پورے خلوص سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اتنے کثیر دوستوں اور رفقاء کے ساتھ نمازِ عید ادا کرنے کا موقع پانا حقیقت میں ایک خوش نصیبی تھی۔ آپ نے جس طرح ہر ایک کا خیال رکھا اور جس خوبی سے مہمان نوازی کے فرائض کو سرانجام دیا۔ بہت زیادہ دل کو موہ لینے والا تھا ... ہم از حد مسرت کے جذبات کے ساتھ لوٹے۔"

عید کی شام کو ریڈیو نے اس تقریب کی خبر کو اپنی نشریات میں شامل کیا۔ ٹیلی ویژن نے رات عید کے مختلف مناظر پر مشتمل فلم دکھائی۔ اس طرح لاکھوں افراد نے اس تقریب کو دیکھا اور اس کی حقیقت سے آشنا ہوئے۔ کئی مسلمان جو اس تقریب میں اپنی مجبوریوں کے باعث شامل نہ ہو سکے تھے اُن کے لئے یہ فلم حسرت کو بڑھانے کا موجب ہوئی۔ بعض اپنی تسکین کے لئے بعد میں مسجد آئے اور بتایا کہ وہ کام سے فارغ نہ ہو سکے تھے۔

اے قادر و قیوم خدا! وہ دن جلد لا کہ یہ ملک تیرے سلسلہ کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آ جائے۔

(احسان چوہدری سیالکوٹ)

عیسائی مشنری کسی جگہ بھی احمدی مبلّغین کا مقابلہ نہیں کر سکے انہیں ہر جگہ خفت اٹھانی پڑتی ہے

ہالینڈ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار کا تبصرہ

(منقول از روزنامہ مغربی پاکستان ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء)

ہالینڈ سے شائع ہونے والے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ "ڈیلی روٹرڈم مر" اپنی قریبی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ یورپ۔ ایشیا اور دنیا بھر میں عیسائی مشنری اداروں کو جماعت احمدیہ کے مبلّغین کی اعلےٰ تعلیم اور بھرپور نشر و اشاعت کے سامنے کافی خفت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جب سے جماعتِ احمدیہ کے مبلّغین نے ہند و پاکستان سے نکل کر یورپ کا رُخ کیا ہے اسی وقت سے عیسائی مشنری لوگ ان کا کہیں بھی ڈٹ کر مقابلہ نہیں کر سکے۔ اور یہ کتنے دُکھ کا مقام ہے کہ بڑے بڑے پادری تک ان کی دعوت مناظرہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اخبار آگے چل کر لکھتا ہے کہ جہاں اسلام یا احمدیت کا نام تک لوگوں نے نہیں سُنا تھا اور جہاں عیسائی مشنری اپنی مرضی کے عین مطابق کام کرتے تھے وہاں اب عیسائیت سے ان کی نفرت اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اب وہی لوگ اس کا نام تک سُننا گوارا نہیں کرتے۔

"ڈیلی روٹرڈم مر" نے لکھا ہے کہ احمدیہ جماعت کے لوگ لاکھوں میل دُور سے آ کر عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں اور وہ لوگ اپنے وطن سے دور اپنے دوست احباب اور اہل و عیال سے دُور رہ کر نہایت ہی کٹھن مراحل سے دوچار ہوتے ہوئے بھی اپنے مذہب کا پراپیگنڈا کرتے ہیں لیکن ہمارے پادری اور مشنری ادارے جنہیں حکومتوں کی سرپرستی تک حاصل ہے وہ اپنے فرائض سے کوتاہی برت رہے ہیں۔

"اخبار" مغربی پاکستان کے ایک شہر ربوہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے ترقی یافتہ گروہ جماعتِ احمدیہ کے لئے جنوری کا مہینہ خاص اہمیّت کا حامل ہے جبکہ یہ جماعت اپنے نئے امام مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں جمع ہوئی ہے تاکہ ساری دنیا میں ایک نئے عزم کے ساتھ اپنی تبلیغ جاری رکھ سکے اسی کے سالانہ اجتماع پر لاکھوں مسلمان اپنے امام کے خطاب کو سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ خدا ان سے کلام کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس جماعت کی بنیاد موجودہ امام کے دادا نے رکھی تھی جن کا دعوےٰ تھا کہ خدا نے ۔ ۔ خود ان سے کلام کیا۔ وہ اپنے اس دعوے کے بعد پوری طرح اپنے کام میں سرگرم عمل ہو گئے مگر اس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں سے ان کے اختلاف بڑھ گئے عوام نے انکے دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کے نزدیک محمدؐ (رسول اللہ) آخری نبی ہیں مگر عوام کی مخالفت انہیں اپنے مشن کی تبلیغ سے باز نہ رکھ سکی۔ چنانچہ یہ جماعت اب بہت سے ممالک میں اپنے قدم مضبوطی سے جما چکی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ موجودہ خلیفہ کی عمر ۵۷ سال ہے اور وہ آکسفورڈ یونیورسٹی آف لندن کے فارغ التحصیل ہیں۔ اگرچہ وہ بظاہر کوئی صوفی منش نظر نہیں آتے لیکن ان کا اکثر وقت دینی امور کی انجام دہی اور عوام کی خدمت اور عبادت گزاری ہی میں صَرف ہوتا ہے اور بہت ہی سادہ غذا پر بسر اوقات کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق وہ چار بیویاں رکھ سکتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنی پہلی بیوی سے ہی وفاداری کا اظہار کئے ہوئے ہیں۔ انہیں الہام ہوا ہے کہ ان کی جماعت ساری دنیا کو اسلام کی روشنی سے منوّر کر دے گی غانا کے ملک میں اس جماعت کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے خصوصاً ان لوگوں میں جو مشرک ہیں اور سیرالیون میں اس جماعت کی کوششوں کا ہی اثر ہے کہ وہ لوگ جو عیسائیت سے وابستہ ہوتے تھے اب اپنے مذہب سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا اور نائیجیریا میں ان کی جماعت میں شامل ہونے والے اکثر لوگ پہلے عیسائی تھے۔

اخبار آگے چل کر لکھتا ہے کہ اس جماعت کے امام نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کے مشن کو زیادہ کامیابی پروٹسٹنٹ لوگوں کے علاقوں میں حاصل ہوئی ہے۔۔۔۔ اخبار لکھتا ہے کہ ایسا کبھی نہیں دیکھا یا سُنا گیا ہوگا کہ کوئی اس جماعت کا فرد کبھی عیسائی ہوا ہو حالانکہ ہزاروں لاکھوں عیسائی اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس جماعت نے یورپ کے ممالک میں درجنوں شاندار مسجدیں اور مدرسے اور ہسپتال قائم کر دئے ہوئے ہیں۔

اخبار آخر میں رقمطراز ہے کہ اس جماعت کا خیال ہے کہ حضرت مسیحؑ نہ صلیب پر مرے اور نہ ہی بعد میں زندہ اٹھائے گئے بلکہ انہیں فلسطین سے ہجرت کرنی پڑی اور بعد میں وہ پھر کشمیر میں دفن ہوئے۔ موجودہ امام صاحب کے دادا صاحب نے دعوےٰ کیا تھا کہ وہ مسیح موعود ہیں ـــ!

مذکورہ اخبار ہالینڈ کا ایک باثر اخبار ہونے کے علاوہ وسیع اشاعت کا حامل بھی ہے۔ اخبار نے اپنے اداریہ میں جو کچھ لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ عیسائیت کا پرانا اور روائتی تعصب بدرجہ اتم جھلک رہا ہے لیکن پھر بھی وہ صحیح حقائق کو مسخ کرنے میں ناکام رہا ہے ہمارا مقصد ہرگز کسی بھی فرقہ یا جماعت کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں مذکورہ اخبار کے اداریے کا ترجمہ کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ اہلیان پاکستان کو معلوم ہو سکے خصوصاً ہمارے ان علمائے کرام کو جن کا کام ہمیں مذہب کی آڑ لے کر آپس میں لڑانا یا ہمارے درمیان اختلافات کو جنم دینا ہے وہ جماعتِ احمدیہ کی کارکردگی اور دینی خدمات کو سامنے رکھ کر اتنا فیصلہ ضرور کریں کہ کیا ان پر خدا اور اس کے رسول اکرمؐ کی طرف سے کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔

ہم بحیثیت ایک مسلمان اخبار مذکورہ کی اس بات کو ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ احمدیہ جماعت مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خلیج کو وسیع کر رہی ہے کیونکہ یہ کام تو صرف عیسائی مشنریوں کے لوگ خود سرانجام دے رہے ہیں اخبار یہ بات بھی تسلیم کرتا ہے کہ عیسائی مشنری ان کا مقابلہ کرنے کی بجائے بھاگ جانے ہی میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر عیسائی اپنے قول و فعل میں سچے ہیں تو کیوں مناظرہ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جتنی صلیبی جنگیں لڑی گئیں وہ اسلام اور حق کی سربلندی کے لئے ہوئیں۔ عیسائی لوگ شروع ہی سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے برسرِ پیکار رہے۔ اگر وہ جنگ میں شکست کھا گئے تو تبلیغی میدان میں مسلمانوں کے پاک اور معصوم دلوں میں اسلام سے نفرت کرنے والا زہریلا مادہ داخل کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن جب اللہ تبارک و تعالےٰ نے اس کے جواب کی توفیق بخشی تو وہ اپنی ناکامی کا اعتراف کرنے کی بجائے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے راہ ہموار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ مذکورہ سطور لکھنے سے ہمارا مقصد یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کی وکالت کے فرائض انجام دئے جائیں بلکہ ہم بحیثیت ایک آزاد پاکستانی صحافی اپنی رائے کا اظہار کرنے کا پورا پورا حق رکھتے ہیں کیونکہ جس طرح ایک اخبار پوری قوم کا نمائندہ ہوتا ہے اسی طرح ایک اخبار نویس بھی اپنی آزاد رائے کا مختارِ کُل ہوتا ہے۔

ہالینڈ کے "ڈیلی روٹرڈم مر" نے اپنے اداریہ کے ذریعہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے لیکن پاکستان کی تاریخ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ ستمبر ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان میں رہنے والے ہر مسلمان نے اپنے دوسرے بھائی کے شانہ بشانہ باطل کے خلاف ڈٹ کر جہاد میں حصہ لیا تھا اور ہم ڈیلی "روٹرڈم مر" پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان خواہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو وہ کفر اور باطل کے خلاف ہر محاذ پر متحد ہو کر مقابلہ کرنے کو اپنا فرض بلکہ ایمان سمجھتا ہے۔

آج کے سائنسی دور میں عیسائی مشنری ادارے بعض حکومتوں کی سرپرستی میں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر کام کر رہے ہیں اور دنیا کے جس خطہ پر بھی مسلمان آباد ہیں وہاں عیسائی مشنری مختلف طریقوں سے اپنا زہر ڈال رہے ہیں متعدد علاقوں میں ایک دوسرے سے نفرت کا بیج بونے والے یہی عیسائی مشنری ادارے ہیں۔ گزشتہ دنوں افریقہ کے ایک ملک سے ہمارے ایک کشمیری راہنما دوست کو ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا ہے کہ وہاں پر عیسائی مشنری ادارے ہر روز چھ ہزار مسلمانوں کو دین اسلام سے منحرف کر کے عیسائی بنا رہے ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں اس روح فرسا خبر سے انتہائی دلی رنج اور قلق ہوا۔ کیا ہمارے علماء کرام اپنے آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ کر اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دیں گے؟ بامرت ہمیں جماعت احمدیہ کے مشنری لوگوں کی کارکردگیوں کو ہی دیکھ کر اپنے دل کو یہ سمجھانا ہوگا کہ عیسائیوں سے ٹکر لینے کے لئے احمدی کام کر رہے ہیں اور یہ کام صرف ان کا ہی ہے۔ ہمارا کام تماشائی بن کر یہ مقابلہ دیکھنا ہے کیا ہمارے نڈر بے باک اور دین اسلام کے جید علماء کرام اپنی سوچوں کو اس طرف عملی رنگ دے کر کے خلاف تحریری اور تقریری مناظروں اور مباحثوں کے لئے کچھ وقت نکالیں گے؟

تحریک جدید میں شمولیت لازمی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

”یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے“

”میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔“

قائمقام وکیل المال اول
تحریک جدید

علم اور عمل

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم اے۔ ملتان

اگر یورپ یا امریکہ کے سامنے قرآن پیش کیا جائے تو وہ لوگ مسلمانوں کی موجودہ حالت کے پیش نظر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”آپ لوگوں نے قرآن سے کیا مفاد حاصل کیا ہے جو ہمیں بھی اس کی طرف بلا رہے ہیں؟ تمام اسلامی دنیا افلاس اور پسماندگی کا شکار ہے غلہ تک کیلئے غیر ممالک کی محتاج ہے۔ سائنس اور علوم متداولہ میں بہت پیچھے ہے۔ سب اسلامی ممالک مل کر بھی ایک غیر اسلامی سلطنت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ درخت آخر اپنے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ کیا تم لوگ ہمیں بھی اپنے معیار زندگی تک لانا چاہتے ہو؟“

طنز واقعی بھرپور اور دلخراش ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ضرور پیدا کرتا ہے۔ کیا وہ قرآن جس نے دیکھتے ہی دیکھتے شتربانوں کو جہانبان بنا دیا تھا اور چند ہی سال میں دنیا کی اجڈ اور جاہل ترین قوم کو اپنے زمانے کی متمدن اور ممتاز ترین قوم بنا دیا تھا اب بے اثر ہو گیا ہے؟

بدیہی بات ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو ذلیل نہیں کیا بلکہ حاملین اسلام نے اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ قرآن جنتر منتر کی کتاب نہیں ہے کہ بغیر کچھ سمجھے محض اسے پڑھ لینے سے مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکیں۔ یہ تو زندگی کے ہر شعبہ میں بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ اگر لوگ ان ہدایات پر عمل ہی نہ کریں تو اس میں قرآن کا کیا قصور ہے؟ کتنا ہی قابل ڈاکٹر دوائی تجویز کرے فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب مریض اسے استعمال کرے اور اس کی ہدایات پر عمل کرے۔ محض کسی مرتب اور مجرب نسخے کا مریض کے پاس ہونا اسے کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اسلام پر عمل کیا اور دنیا کی معزز ترین قوم بن گئے۔ اس زمانہ میں لوگوں نے عمل چھوڑ دیا تو ذلیل ہو گئے۔ ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آجکل مسلمانوں نے محض چند مخصوص عقائد کو ہی اسلام سمجھ رکھا ہے روزہ محض فاقہ رہ گیا ہے۔ نماز محض چند مخصوص حرکات اور الفاظ رہ گئے ہیں۔ دنیوی امور میں اسلام کا کوئی دخل نہیں۔ کھلی چھٹی ہے۔ جو دل چاہے کریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بے حیائی اور گناہوں سے بچاتی ہے۔ جب لوگ نماز پڑھ کر بھی یہی کام کریں تو دو باتوں میں سے ایک ضروری ہے۔ یا تو (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ نے غلط فرمایا ہے۔ یا ہماری نماز نماز نہیں۔ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ تو غلطی سے مبرا ہے۔ ہم ہی نماز کو صحیح طور نہیں بلکہ جنتر منتر سمجھ کر عادتاً ادا کر لیتے ہیں۔

سیاست یعنی دین اور باہمی معاملات میں لوگ اسلام کا عمل دخل نہیں سمجھتے الیکشن کے دنوں میں ایک آدمی نے مجھ سے ووٹ مانگا۔ میں نے کہا کہ میں تو کسی اور صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں۔ اس نے بے ساختہ کہا ”ایسے کاموں میں وعدہ کیا معنی رکھتا ہے؟“ یاد رہے کہ الیکشن یونیورسٹی کی ایک سیٹ کا تھا اور کہنے والے ایک معزز ماہر تعلیم۔

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کو ایک فن بنا دیا گیا ہے۔ اور اشیائے خوردنی پر ہی کیا منحصر ہے ہر چیز کا یہی حال ہے گویا رنگ خالص نہیں ملتا۔ اچھے بناتے وقت اس میں مٹی ملا دیتے ہیں کسی آدمی نے دوسرے سے پوچھا کہ ”انار کے شربت میں کیا ہوتا ہے؟“ اس نے جواب دیا ”۹۰ فی صدی پانی ۱۰ فی صد کھانڈ اور رنگ ایک دو مکھیاں اور باقی سب انار ہی انار۔“ دکاندار صاف کہتے ہیں کہ کبھی سچ بول کر بھی تجارت ہو سکتی ہے؟ غور کا مقام ہے کہ اسلام کے احکام کو اس طرح پس پشت ڈال کر من مانی کی جائے تو اس کی ذمہ داری اسلام پر کس طرح عاید ہو سکتی ہے؟ ایک سڑک منزل مقصود کی طرف ہماری راہنمائی تو کرتی ہے۔ لیکن ہمیں اٹھا کر آگے نہیں لے جاتی۔ منزل طے کرنا ہمارا اپنا کام ہے

یہ جہاں دار العمل ہے۔ نتائج ہمیشہ عمل پر ہی مترتب ہوتے ہیں۔ ایک تو جو عمل ایک من بے عمل علم سے بہتر ہے یہاں تو حقیقت ... ڈھلکر رہ والا معاملہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی مختلف تقدیریں جاری ہیں کوئی جس تقدیر کے نیچے اپنے آپ کو لے آتا ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے۔

حضرت عمر کے عہد میں ایک دفعہ شہر میں پلیگ پھوٹ پڑی۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ شہر چھوڑ کر باہر خیمے لگا لیں ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ بھاگنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ میں اس کی ایک تقدیر سے نکل کر دوسری تقدیر کے ماتحت آ رہا ہوں۔“ جو لوگ بے عملی اور غفلت کی تقدیر کے ماتحت آ جاتے ہیں وہ لازماً اس کا پھل کھائیں گے۔ آگ کا کام جلانا ہے وہ بہر حال جلائے گی۔ گو اس میں ہاتھ ڈالنے والا آتش پرست ہی کیوں نہ ہو

خدا تعالیٰ ہر پرندے کو رزق دیتا ہے لیکن اسکے گھونسلے میں نہیں پھینک دیتا۔ قانون قدرت سب کے لئے یکساں ہے وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا اہل یورپ نے علوم و فنون میں جو ترقی کی ہے وہ اسلامی قوانین پر عمل کر کے ہی کی ہے۔ لیکن مسلمان ان اصولوں کی پروا نہیں کرتے اور اسلام کی تضحیک کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

عرب لوگ میدان عمل کے شہسوار تھے۔ انہوں نے تمام دنیا میں اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔

جب مسلمانوں نے عمل چھوڑ دیا تو اپنے ارفع مقام سے قعر مذلت میں گرنے لگے۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو معزز ہونا ہے اور اسلام کا لوہا دنیا سے منوانا ہے تو ایک اور اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ احباب جماعت کے پیش نظر رہے کہ یہ کام اب ہمارے ذمہ ہے۔ ہمارے دوہرے فرائض ہیں۔ نہ صرف خود اس راہ پر چلنا ہے بلکہ دوسروں کو بھی چلانا ہے ؎

تجھ کو اے دل خود تڑپنا بھی ہے تڑپانا بھی ہے

اگر ہم حقیقی مسلمان اور حقیقی احمدی بن جائیں تو نہ صرف دنیوی جاہ و جلال بلکہ علمی محاذ پر بھی دنیا کی کوئی قوم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور اس کام سے اکتانا نہیں۔ جب تک کہ تمام جہان میں قرآن کی حکومت قائم نہ ہو جائے اس وقت نہ صرف ہم ہی معزز ہو جائیں گے بلکہ تمام دنیا ایک بہشت بن جائیگی

موجیم کہ آسودگی ما عدم ماست
ما زندہ از آنیم کہ آرام نگیریم

خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دعائیہ فہرست ادائیگی چندہ وقف جدید

احباب جماعت احمدیہ کراچی

مندرجہ ذیل احباب نے سال رواں کا چندہ ادا فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کرام کو اجر عظیم فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء گرامی	
۱	مرزا سردار محمد صاحب	۷۰/-
۲	ڈپٹی محمد حسین صاحب	۷/-
۳	چوہدری احمد جان صاحب	۱۸/-
۴	بیگم صاحبہ میجر سید محمود احمد صاحب	۶/-
۵	میجر سید محمد احمد صاحب	۶/-
۶	کمال محمود ابن "	۶/-
۷	نعیم محمود ابن "	۶/-
۸	میاں عبد الغنی صاحب	۱۰/-
۹	سید مقصود احمد صاحب	۱۷/-
۱۰	راجہ محمد اسلم صاحب فیض	۷/-
۱۱	ڈاکٹر ملک عبد الغنی صاحب	۲۶/-
۱۲	بابو اللہ داد صاحب	۶/-
۱۳	محمد شفیق صاحب	۴/-
۱۴	قریشی نور احمد صاحب	۱۲/-
۱۵	چوہدری جلال الدین صاحب	۱۰/-
۱۶	غضنفر محمود صاحب	۷/-
۱۷	میجر منظور احمد صاحب	۲۹۰/-
۱۸	خالد محمود صاحب	۹/-
۱۹	شیخ اعجاز احمد صاحب	۳۰۰/-
۲۰	عشرت اللہ صاحب مع اہل و عیال	۲۰/-
۲۱	سلطان احمد صاحب ظفر	۶/-
۲۲	حاجی عبد الکریم صاحب	۲۴/-
۲۳	چوہدری منور احمد صاحب	۲۰۵/-
۲۴	" طارق احمد صاحب	۱۰/-
۲۵	بشارت رعنا صاحبہ	۵/-
۲۶	مبارکہ شاہدہ صاحبہ	۱۰/-
۲۷	بنت شیخ نصیر احمد صاحب	۱۲/-
۲۸	فرحت مسرت راحت عطیہ بنات اکبر ناصر صاحب	۸/-
۲۹	بنت شیخ خادم حسین صاحب	۶/-
۳۰	امۃ القیوم۔ امۃ الباسط۔ امۃ الحی بنات چوہدری صغیر احمد صاحب	۸/-
۳۱	بنت منشی محمد حسین صاحب	۴/-
۳۲	بشریٰ مبارکہ صاحبہ	۶/-
۳۳	حاجی رشید احمد محمود صاحب	۳۲/-
۳۴	میمونہ اختر صاحبہ رحلیہ	۱۶/-
۳۵	صالحہ اختر صاحبہ بنت رشید محمود صاحب	۸/-
۳۶	گل رعنا صاحبہ " "	۸/-
۳۷	مبارک احمد صاحب ابن "	۸/-
۳۸	روبینہ اختر صاحبہ بنت " "	۸/-
۳۹	دردانہ اختر صاحبہ بنت رشید احمد محمود صاحب	۸/-
۴۰	شبانہ اختر صاحبہ " "	۸/-
۴۱	سکینہ عثمان صاحبہ مع بچگان	۳۲/-
۴۲	علی محمد جلال الدین صاحب	۲۰/-
۴۳	نور دین صاحب	۱۳/-
۴۴	غلام یٰسین صاحب مع بچگان	۱۸/-
۴۵	محمد ظفر اللہ بٹ صاحب	۱۴/-
۴۶	عطاء اللہ صاحب قریشی	۵/۵۶
۴۷	خلیل احمد صاحب	۱۵/-
۴۸	خادم حسین صاحب	۶/۷۵
۴۹	خالد محمود صاحب	۸/-
۵۰	محمد سبحان صاحب	۴-۲۵
۵۱	چوہدری فاروق احمد صاحب	۵-۵۰
۵۲	محمد احمد صاحب	۲-۵۰
۵۳	چوہدری ناصر احمد صاحب	۱۰۰/-
۵۴	کلیم اللہ خاں صاحب	۶/-
۵۵	عبد الرحیم صاحب مالک برش	۱۱۰/-
۵۶	عبد الرزاق صاحب	۱۲/-
۵۷	چوہدری محمد شریف صاحب	۲۴/-
۵۸	استانی کلثوم بیگم صاحبہ	۱۱/-
۵۹	سید ارتضیٰ علی صاحب	۲۵/-
۶۰	چوہدری شریف احمد صاحب	۱۱/-
۶۱	محمد صدیق صاحب	۱۵/-
۶۲	ریاض صدیق۔ ایاز صدیق مبشرہ صدیقہ ناصر بچگان محمد صدیق صاحب	۶/-
۶۳	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۸/-
۶۴	شیخ ضیاء الحق صاحب	۵۰/-
۶۵	چوہدری غلام احمد صاحب	۳۱۰/-
	تعمیر	۱۰/-
۶۶	شمس داؤد صاحب کھوکھر	۹/-
۶۷	قمر داؤد صاحب	۹/-
۶۸	غلام نبی صاحب مناس	۲۰/۵۰
۶۹	شکور باجوہ۔ آنسہ شمیم عارفہ شمیم متوفی بچہ ولد کوثر باجوہ	۲۴/-
۷۰	سید محمد سعید شاد صاحب	۷/-
۷۱	چوہدری سلطان محمود احمد صاحب	۱۴/-
۷۲	حامدہ مبارکہ صاحبہ بنت محمد یوسف صاحب	۱۲/-
۷۳	مسعود احمد صاحب خورشید	۱۰۵۰/-
۷۴	محمد اسحٰق صاحب جہانگیر پوری	۹۶/-
۷۵	نور الدین صاحب	۶/-
۷۶	ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب	۱۰/-
	تعمیر	۱۰/-

(باقی)

زمانہ حال کا جہاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"ایمان کی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی جان و مال سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المومنین اموالھم و انفسھم بان لھم الجنۃ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے عوض اُن سے خرید لی ہیں۔ پس جنت کا ملنا اس امر پر موقوف ہے کہ ہم اپنی جانیں اور اپنے مال دین کی راہ میں وقف کر دیں۔"

(الفضل ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء)

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تحریک جدید کے ذریعہ جس جہاد کی بنیاد رکھی ہے۔ اسکے ذریعہ تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہیں لیا بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

فوج میں شارٹ سروس کمیشن بطور (P.R.O) وسائیکالوجسٹ

شرائط۔ برائے افسر رابطہ — عمر (20.5.67) کو ۳۵ سال

قابلیت:۔ یونیورسٹی ڈگری۔ تجربہ براڈکاسٹنگ یا تجربہ بطور جرنلسٹ۔ نئی نئی کہانیاں فیچرز۔ آرٹیکلز۔ اردو انگریزی میں لکھنے کا تجربہ

برائے سائیکالوجسٹ ایضاً سیکنڈ کلاس ایم۔اے سائیکالوجی۔ پاکستان یا ہند کی یا بی۔اے آنرز بیرونی ممالک سے۔ پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ اور ڈاکٹر گریڈ کو ترجیح

درخواست مجوزہ فارم پر جو پی۔اے جی (بی) جی ایچ کیو راولپنڈی سے مل سکتا ہے بنام پی اے۔ ڈائریکٹر۔ پی۔اے۔جی (بی) اے۔ جی برانچ۔ جی ایچ کیو راولپنڈی ۲۴ مئی تک۔ جو امیدوار اس سلسلہ میں ایک دفعہ ناکام ہو چکے ہیں وہ درخواست نہ دیں۔ انٹرویو وغیرہ کے لئے سفر خرچ ملے گا۔

درخواست کے ہمراہ میٹرک اور ڈگری کی سندات کی مصدقہ نقول۔ دو مصدقہ فوٹو۔ جرنلسٹ کے تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ نیز کسی اخبار کی کٹنگ جس میں امیدوار کا کوئی مضمون چھپا ہو۔ دیر تے P.R.O ۵/- کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام ڈی پی اے۔ اے جی برانچ جی۔ ایچ کیو راولپنڈی

(پ۔ ٹ 21.4.67)

(ناظر تعلیم)

تیاری کپاس

زمیندار کچھ رقبہ کاشت کپاس گندم کے وڈھ میں بھی کرتے ہیں۔ زمیندار عام طور پر گندم کے وڈھ میں رونی کر کے کپاس کاشت کر دیتے ہیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کپاس کی بجائی سے پہلے ۵ تا ۱۰ گڈے گوبر کی کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔ اگر گوبر کی کھاد میسر نہ آسکے تو دو توڑے فی ایکڑ سپر فاسفیٹ اور یوریا خاص طور پر گندم کے وڈھ میں کاشت کپاس سے پہلے ڈالیں۔

(ناظر زراعت)

درخواستہائے دعا

خاکسار عرصہ ۲۰ سال سے انتڑیوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔ میرے لئے دعا فرمائی جائے کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت اور رزق اور دین و دنیا میں کامیاب زندگی دے۔ آمین ثم آمین۔ (ڈاکٹر عطاء الٰہی ہومیو پیتھ اہ کنہ بلڈنگ چوک برف خانہ ڈیلو ...)

۲۔ آغا محمد بخش صاحب فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے
میاں جنر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان

۳۔ میں عرصہ سے بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ جلد پریشانیاں دور ہونے کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ (ملک سوندھا خان سیل ڈپو پاکستان چیپ بورڈ لمیٹڈ لائل پور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی۔ یکم مئی۔ کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن تنازعہ کشمیر کے بارے میں میرے نظریات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ان کے بارے میں میں کسی قسم کی بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ وعدہ کرنے کو تیار نہیں کہ رہائی کی صورت میں وہ اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع نہیں کریں گے۔ کشمیری رہنما نے ان خیالات کا اظہار بھارت کے موجودہ وزیر تجارت اور امور خارجہ کے سابق وزیر مملکت مسٹر دنیش سنگھ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ مسٹر دنیش سنگھ نے حال ہی میں وزیر اعظم کی ہدایت پر ان سے ملاقات کی تھی۔

بھارتی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق کچھ بااثر سیاسی حلقے وزیر اعظم پر مسلسل زور دے رہے ہیں کہ وہ شیخ عبداللہ کو رہا کر دیں اور تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے ان سے انہی خطوط پر مدد لیں جن خطوط پر پنڈت نہرو کی زندگی میں مدد لی گئی تھی ان سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ کشمیر کے بارے میں جس منصوبہ پر پنڈت نہرو نے بات چیت کرنی منظور کر لی تھی ظاہر ہے کہ وہ بھارت کے مفاد کے خلاف نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ یہ سیاسی حلقے یہ بھی سمجھتے ہیں کہ سرحدوں پر امن قائم کر کے ہی بھارت اپنے موجودہ اقتصادی بحران پر قابو پا سکتا ہے۔

• کراچی یکم مئی۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان ڈیمرل کل جب اپنی اہلیہ کے ہمراہ کراچی پہنچے تو ان کا انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا گیا وہ اپنے دورہ پاکستان کے آخری مرحلہ میں کراچی پہنچے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہزاروں افراد ہوائی اڈہ پر جمع تھے اور ہوائی اڈہ کی عمارت دلہن کی طرح سجی تھی جونہی وزیر اعظم اپنی اہلیہ کے ہمراہ طیارے سے باہر آئے وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے آگے بڑھ کر انہیں خوش آمدید کہا اور بچوں نے مہمانوں کو گلدستے پیش کئے۔ وزیر اعظم اور ان کی اہلیہ نے بچوں کو پیار کیا اور گلدستے قبول کئے۔

• سکھر یکم مئی۔ کوئٹہ سے روہڑی جانے والی ایک مسافر گاڑی کل رات پٹڑی سے اتر گئی جس سے چار افراد ہلاک اور ۵۰ شدید زخمی ہوئے۔ یہ حادثہ سکھر سے ۱۲۵ میل دور لنڈی اور دہولا کے درمیان سبی جیکب آباد سیکشن پر پیش آیا۔ زخمی ہونے والوں میں دو کی حالت نازک بتائی جاتی ہے ابتدائی رپورٹ کے مطابق بدقسمت مسافر گاڑی معمول کی رفتار سے چل رہی تھی کہ اچانک اس کی ۱۰ میں سے ۹ بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں اور دو بوگیاں الٹ گئیں بوگیوں کے پٹڑی سے اترنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ حادثہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا۔

• میکسیکو یکم مئی۔ ورلڈ باکسنگ کونسل کے چیئرمین مسٹر لوئیس رابون سپوٹا نے کہا ہے کہ کونسل عالمی ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن محمد علی سے اس کا عالمی اعزاز واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہ اقدام باکسنگ کے اصولوں کے منافی ہوگا۔ وہ نیویارک باکسنگ ایسوسی ایشن کی طرف سے محمد علی کا اعزاز چھیننے کے فیصلے پر تبصرہ کر رہے تھے۔

مسٹر سپوٹا نے کہا کہ محمد علی نے نہ تو رنگ میں شکست کھائی ہے اور نہ اس نے کھیل کے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے ورلڈ باکسنگ کونسل نیویارک باکسنگ ایسوسی ایشن کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی نے فوج میں بھرتی ہونے سے جو انکار کیا ہے اس کا تعلق امریکی حکومت اور محمد علی کی ذات سے ہے باکسنگ کے کھیل سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے محض اس بنا پر محمد علی کو عالمی اعزاز سے محروم نہیں کیا جا سکتا

• پیکنگ یکم مئی۔ چین نے دعوی کیا ہے کہ اس نے امریکہ کا ایک اور طیارہ گرایا ہے۔ یہ طیارہ بھی جنوبی صوبہ کوانگسی میں گرایا گیا۔ چنگہوا ریڈیو سے آج ایک نشریہ میں بتایا ہے کہ اس طیارہ میں کوئی ہوا باز نہیں تھا لیکن اس میں جاسوسی کے آلات لگے ہوئے تھے۔ نشریہ میں کہا گیا ہے کہ چھ دن میں یہ تیسرا امریکی طیارہ ہے جو گرایا گیا ہے

• ہنوئی۔ یکم مئی۔ کل ہنوئی کی فضا میں امریکی اور شمالی ویٹ نام کے لڑاکا طیاروں میں زبردست فضائی جنگ ہوئی امریکی طیارے حسب معمول شمالی ویٹ نام کے اڈوں پر حملہ کرنے جا رہے تھے کہ انہیں ہنوئی پر سے گزرتے ہوئے مگ طیاروں نے گھیر لیا۔ اور ۲۰ منٹ تک فریقین میں زبردست لڑائی ہوئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق امریکہ کے تین اور شمالی ویٹ نام کے دو طیارے تباہ ہوئے۔ مگ طیاروں نے کل بھی دو امریکی طیاروں کا تعاقب کیا۔

• جکارتہ یکم مئی۔ انڈونیشیا کے قائم مقام صدر جنرل سہارتو نے اعلان کیا ہے کہ فوج اقتدار پر قبضہ برقرار رکھنا نہیں چاہتی اور نہ ہی کوئی سیاسی گروہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور جونہی حالات سازگار ہوئے ملک میں پارلیمانی جمہوریت پھر سے بحال کر دی جائے گی۔ کل جکارتہ میں وہ فوجی کمانڈروں کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

• جکارتہ یکم مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ ویٹ نام کے عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ وہ انڈونیشیا کے ایک ہفتہ کے دورہ پر پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ انڈونیشی وزیر خارجہ مسٹر آدم ملک نومبر میں پاکستان گئے تھے اب میں جوابی دورہ پر پاکستان آیا ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ انڈونیشیا اور پاکستان کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں توقع ہے کہ یہ تعلقات اور مضبوط ہوں گے۔

• لندن۔ یکم مئی۔ ممتاز برطانوی اخبار "آبزرور" نے انکشاف کیا ہے کہ انڈونیشی حکومت نے انڈونیشیا میں مقیم پندرہ لاکھ چینی باشندوں کو ملک سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے اور عنقریب اس سلسلہ میں سرکاری اعلان جاری کر دیا جائے گا۔

• ٹوکیو یکم مئی۔ کل رات زبردست دھند کی وجہ سے خلیج ٹوکیو میں ایک بھارتی اور ایک جرمن جہاز میں تصادم ہو گیا جس سے پونے چودہ ہزار ٹن وزنی بھارتی جہاز میں سوراخ ہو گیا ہے اور پانی اندر داخل ہونے لگا ہے۔

• لاہور یکم مئی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق سرحدی علاقوں کے سوا مغربی پاکستان کے کسی علاقہ میں سڑک یا ریل کے ذریعہ گندم یا گندم کا آٹا لانے لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ذاتی استعمال کے لئے مقررہ مقدار میں گندم اور آٹا ایک جگہ سے دوسری جگہ کسی روک ٹوک کے بغیر لایا لے جایا جا سکتا ہے کاشتکاروں کو اپنی فصل منڈیوں میں لانے کا حق حاصل ہے البتہ غلہ کے تاجروں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس غلہ کے لائسنس یا ان کی عکسی نقول اور فروخت کنندہ کی طرف سے جاری کیا جانے والا بل یا کیش میمو ہو۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے

(ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اگر انسان دل میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرے تو اُسے ذرہ ذرہ اپنا محسن دکھائی دیتا ہے

چونکہ عالم کا ہر ذرّہ خدا کے احسان کے نیچے ہے اس لئے اُسے خدا ہی محسنِ حقیقی نظر آتا ہے،

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کے ان گنت احسانوں پر شکر گزاری کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک اور عبادت گزار تھی۔ مَیں نے ایک دفعہ اس سے کہا کہ مائی مجھے کوئی خدمت بتاؤ میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو اس کو پورا کر کے ثواب حاصل کروں۔ وہ کہنے لگی اللہ کا دیا سب کچھ ہے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ کچھ تو بتاؤ۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میں تمہاری خدمت کروں وہ کہنے لگی نورالدین! مجھے اور کیا چاہیئے کھانے کے لئے روٹی اوڑھنے کے لئے لحاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے دو روٹیاں بھجوا دیتا ہے ایک میں کھا لیتی ہوں اور ایک میرا بیٹا کھا لیتا ہے۔ اور ایک لحاف میرے پاس موجود ہے جس میں ہم دونوں ماں بیٹا سو رہتے ہیں میں ایک پہلو پر سوتے ہوئے تھک جاتی ہوں تو کہتی ہوں بیٹا! اپنا پہلو بدل لے اور میں دوسرے پہلو پر لیٹ جاتی ہوں۔ اس کا ایک پہلو تھک جاتا ہے تو وہ مجھے کہتا ہے اور میں اپنا پہلو بدل لیتی ہوں۔ بس بڑے مزے سے عمر گزر رہی ہے اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے پھر اصرار کیا تو کہنے لگی اچھا اگر تم بہت ہی اصرار کرتے ہو تو پھر مجھے ایک موٹے حرفوں والا قرآن لا دو۔ میری نظر اب کمزور ہو گئی ہے اور باریک حروف نظر نہیں آتے۔ موٹے حرفوں والا قرآن مل جائے تو میں آسانی سے قرآن پڑھ سکوں گی۔ اب ایک طرف اس بڑھیا کی حالت دیکھو اور دوسری طرف اس امر کو سوچو کہ اب اگر کوئی چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے یا پانچسو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ دو ہزار روپے کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے حالانکہ مال حاصل کرنا اصل مقصد نہیں۔ بلکہ اصل مقصود راحت اور چین ہوتا ہے۔ اور اگر یہی حاصل نہ ہو تو وہ روپیہ لے کر کسی نے کیا کرنا ہے لیکن اگر انسان اپنے دل میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرے تو اسے عالم کا ذرّہ ذرّہ اپنا محسن دکھائی دیتا ہے اور چونکہ عالم کا ہر ذرّہ خدا تعالےٰ کے احسان کے نیچے ہے اس لئے اسے خدا ہی اپنا محسن حقیقی نظر آتا ہے،"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

ولادت

۱۔ اللہ تعالےٰ نے میری بیٹی عزیزہ وسیم ناصرہ سلمہا اللہ تعالےٰ کو مورخہ ۱۸ مارچ ۶۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الاعلیٰ تجویز فرمایا ہے صحابہ کرام اور جملہ دیگر احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو عمر دراز عطا فرمائے اور اسے اپنے فضل سے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(اہلیہ چوہدری محمد اختر صاحب دار الصدر غربی۔ ربوہ)

۲۔ میرے برادر نسبتی چوہدری محمد عالم صاحب مختار بیونیورسٹی لاہور کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۶ اپریل بروز اتوار دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "فاتح عالم" تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین (ایم اے انور ایم ٹی) سبحہ

ناصرات الاحمدیّہ اور چندہ وقف جدید

حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گزشتہ سال کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک تحریک خصوصی طور پر بچوں کے لئے فرمائی تھی جس کی مخاطب اطفال الاحمدیہ کے ساتھ ساتھ ناصرات الاحمدیہ بھی تھیں۔ آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ ہر بچہ وقف جدید کے چندہ میں کم از کم چھ روپے سالانہ حصہ لے یعنی آٹھ آنے ماہوار۔ اور اس طریق سے وقف جدید کے فنڈ کو مضبوط کرنے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام لجنات کو فارم چھپوا کر ارسال کئے تھے۔ لیکن ابھی تک سال کے چار ماہ گزرنے پر بھی تمام لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس نہیں آئے۔ اسیطرح ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے وقف جدید کا چندہ بہت کم موصول ہوا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی معرفت صرف ۲۳ جگہ کی ناصرات کا چندہ موصول ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض جگہ سے براہ راست بھی جمع کروا دیا گیا ہو۔ اس تحریک کی غرض ہی یہ تھی کہ بچپن سے ہی لڑکوں اور لڑکیوں میں اسلام سے محبت اور غلبہ اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو۔ ماں باپ اور لجنات کی عہدہ داران خصوصاً نگران ناصرات الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو اس قربانی پر آمادہ کرتے ہوئے ان سے چندہ دلوائیں تا بچپن سے ہی اپنے امام کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی ان کو عادت پڑے اور بڑے ہو کر وہ اسلام کے شیدائی اور مجاہد بن سکیں جن ناصرات کی طرف سے وعدہ یا چندہ ابھی تک نہیں آیا عہدہ داران کا فرض ہے کہ جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔

بھارت کے جارحانہ عزائم اس کے چھوٹے ہمسایوں کیلئے مسلسل خطرہ بنے ہوئے ہیں

جب تک بھارت اپنے رویہ پر نظرثانی نہیں کرتا اس علاقہ میں امن کا قیام ممکن نہیں،

راولپنڈی ۲ مئی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ امریکی فوجی امداد بند ہونے کے باوجود پاکستان اپنی دفاعی تیاریوں میں کمی نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت کے فیصلہ سے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ کن حدود میں رہ کر ہمیں اپنے دفاع کا انتظام کرنا ہے صدر نے کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فوجی امداد بند ہونے سے اس علاقہ کے امن کا مسئلہ طے ہو جائے گا۔ وہ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ معاملہ توپوں اور ہوائی جہازوں کا نہیں بلکہ چھوٹے ملکوں کی سلامتی اور آزادی کا ہے اور ان ملکوں کی آزادی اور سلامتی صرف اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب بنیادی سیاسی جھگڑے انصاف اور رواداری کے اصولوں کے مطابق طے کئے جائیں۔

صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت کی توسیع پسندی اور جارحانہ عزائم اس کے چھوٹے ہمسایوں کی سلامتی اور دفاع کے لئے مسلسل خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ جب تک بھارت اپنے رویہ پر نظر ثانی نہیں کرتا اس علاقہ میں امن کا قیام ممکن نہیں۔ بھارت کی پالیسی یہ ہے کہ فوجی قوت کے ذریعے ہمسایہ ملکوں پر اپنا اقتدار قائم کیا جائے۔

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ اگر بھارت تنازعہ کشمیر کو بین الاقوامی معاہدوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرنے پر آمادہ ہو جائے تو ہم بھارتی حکومت کے ساتھ فوجی دنا ر اور انصاف کے اصولوں کے مطابق ہر معاملہ اور جھگڑا طے کرنے کو تیار ہیں۔ صدر نے بھارت سے اعلےٰ سطح مذاکرات کی تجویز مسترد کر دی اور خیال ظاہر کیا کہ اس سے دونوں ملکوں میں کشیدگی بڑھے گی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ افسروں کی سطح پر بات چیت کا آغاز کیا جائے۔ صدر کل اپنی ماہانہ نشری تقریر سے قوم سے خطاب کر رہے تھے:

-٭-

گورنر موسیٰ سرگودہا کے شہریوں کو ہلال استقلال پیش کرینگے

سرگودہا ۲ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ ۱۳ کو مختصر دورے پر یہاں پہنچیں گے اور سرگودہا کے شہریوں کو بھارت کے خلاف جنگ کے دوران بہادری اور جرأت کا شاندار مظاہرہ کرنے پر ہلال استقلال پیش کریں گے۔

٭